Dr. Rizwana Perween

K.N College Hajipur Vaishali

B.A Part - II (Hon.)

Paper - III rd

Date - 24-08-2020

Time :- 10:30 A.M

Topic - Mirza Dabir Ki Marsiya-Nigari

— x —

مرزا دبیرؔ کی مرثیہ نگاری

مرزا سلامت علی دبیر ۱۸۰۳ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ دبیرؔ اپنے والد مرزا غلام حسین کے ہمراہ جب آٹھ برس کی عمر میں لکھنؤ آئے تو یہاں ان کے پیش رو اردو مرثیے کی توسیع و ترقی کے لئے راہ ہموار کر رہے تھے۔ مرزا صاحب مشہور مرثیہ نگار میر مظفر حسین ضمیرؔ کے شاگرد ہوئے میر ضمیرؔ اردو مرثیہ کی تاریخ میں دورِ تعمیر کے صفِ اول کے مرثیہ نگار تھے۔ ضمیرؔ جیسے ماہر استاد کو دبیرؔ جیسا باصلاحیت شاگرد ملا۔ دبیرؔ کے شوق میں مزید اضافہ ہوا اور صنف کی بلند چوٹی تک پہنچ گئے۔ اور ضمیرؔ و خلیقؔ کی قائم کردہ بنیادوں کو آسمان تک پہنچا دیا۔ دبیرؔ نے جگہ جگہ مکالماتی لب ولہجہ اختیار بڑی خوبی سے کیا ہے۔ اور امام زین العابدین کے سوال جواب میں امام کی بے چارگی اور بے بسی کی جو تصویر کھینچی ہے وہ ایک ماہر نفسیات کا کام ہے۔

مرزا دبیرؔ نے واقعاتِ کربلا کے مناظر پر بہت زور دیا ہے لیکن اس میں اختصار پیدا نہیں کر سکے اور مرثیوں کو اتنا طول دے دیا کہ شاعرانہ لطافت و ذہنی کاوش کو بلندی کا درجہ نہ دے سکے اور اس وصف میں مرزا انیسؔ سے پیچھے رہ گئے، تاہم مرزا دبیرؔ مرثیے کے استاد تسلیم کیے گئے اور شعر و ادب میں مرزا انیسؔ کے ساتھ ان کا نام بھی روشن ہے۔ ان کا ۱۸۷۵ء میں انتقال ہو گیا۔

دبیرؔ نے واقعاتِ کربلا کے مناظر کو تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ انھوں نے چہرہ، سراپا، رخصت، رزم، رقت وغیرہ میں کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔ جذبات نگاری اور کردار نگاری میں دبیرؔ کی

اعلیٰ صلاحیتوں کی کامیابی کے جوہر ملتے ہیں۔ کربلا میں تین دن کی بھوک پیاس سب برداشت کر رہے ہیں۔ لب پر کوئی حرف نہیں آتا۔ مگر شیر خوار بچہ علی اصغر اس طرح برداشت کرے پیاس کی شدت کو دیکھے مگر دشمنوں سے پانی مانگنے کے لئے خودداری باز رکھتی ہے آخر مجبور ہو کر امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی اصغر کو لے کر چلتے ہیں۔ دبیرؔ نے جذبات و کردار کا نقشہ بڑی خوبصورتی سے کھینچا ہے

ہر اک قدم پہ سوچتے تھے سبطِ مصطفٰےؑ
لے تو چلا ہوں فوج عمر سے کہوں گا کیا
نہ مانگنا ہی آتا ہے مجھ کو نہ التجا
منت بھی گر کروں گا تو کیا دیں گے وہ بلا
پانی کے واسطے نہ سنیں گے عدو مری
پیاسے کی جان جائے گی اور آبرو مری

مرزا دبیرؔ نے تلمیحات تمثیلات اور مشکل الفاظ سے اکثر جگہ مرثیہ کو مشکل بنا دیا مگر پھر بھی دبیرؔ نے مرثیے کو زبان و بیان کی چاشنی میں عمدگی سے پیش کیا ہے۔ دبیرؔ نے سیرت نگاری اور پیکر تراشی کے ساتھ صورتِ حال کی عکاسی کے فن کا خوب مظاہرہ کیا ہے۔ دبیرؔ سین کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ قاری اور سامع کے سامنے ہو بہو تصویر آجاتی ہے۔

مرزا دبیرؔ کا کلام، مضامین کی بلندی، دقت پسندی اور معنی آفرینی ہے۔ تشبیہات و استعارات کا استعمال بھی دبیرؔ کے یہاں خوب ملتا ہے۔ دبیرؔ نے قوتِ تخیل، مضمون آفرینی اور خیال بندی کے سلسلے میں زبان و بیان کی ندرتوں اور جدتوں کو برتنے کا خاص اہتمام کرتی ہے۔ مرصع زبان اور بیان کی آرائش ان کے آہنگ میں ایک دل فریب شوکت پیدا کرتی ہے۔ تخیل کی رنگینی اور بلندی، مناظرِ فطرت کی مصورانہ عکاسی کے مرحلوں میں خاص طور پر اپنا جوہر دکھلاتی ہے۔

دبیرؔ نے تلمیحات تمثیلات اور مشکل الفاظ سے اکثر جگہ مرثیہ کو مشکل بنا دیا۔ جس کو سامعین ذرا سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ مگر پھر بھی دبیرؔ نے مرثیے کو زبان و بیان کی چاشنی میں عمدگی سے عکاسی کی ہے۔

ابو سحر کے الفاظ میں:

"دبیر کے مرثیوں میں مضمون آفرینی اور مشکل پسندی اپنے جملہ لوازم کے ساتھ موجود ہے۔ تخیل آرائی، مبالغہ، دقیق تشبیہات واستعارات غیر معروف تلمیحات، مشکل الفاظ و تراکیب اور صنعتوں کے استعمال پر انھوں نے بڑا زور صرف کیا ہے۔"

ڈاکٹر سید اعجاز حسین کے الفاظ میں:

حقیقت یہ ہے کہ دبیر کی شاعری کا ایک بڑا مقصد علم وفن پر مظاہرہ تخیلی نزاکتیں اور اور لفظی ومعنوی صنعتیں ہیں۔ دبیر جب کسی چیز کو بیان کرتے ہیں تو اصلیت محض ایک بنیاد کا کام کردیتی ہیں وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ایک مضمون کو کتنی علمیت اور نکتہ رسی سے ادا کیا جاسکتا ہے اور اس میں کتنی تشبیہیں اور صنعتیں کام میں لائی جاسکتی ہیں۔ دبیر کے مرثیے کا یہ بند ملاحظہ ہو۔

روز سفید یوسفِ آفاق شب نفاق مغرب کی چاہ میں تھا وہ زیر ماہتاب
سقائے آسماں نے لیا دلو آفتاب اور ریسماں شعاع کی باندھی یہ آب وتاب
یوسف کو دلو مہر میں بٹھلا کے چاہ سے
کھینچا نواحِ شرق میں مغرب کی راہ سے

اردو مرثیہ گوئی میں دبیر کا نام ہمیشہ عزت سے لیا جائے گا۔ دبیر نے مرثیہ کو انتہا درجہ تک پہنچایا اس کو زندہ جاوید بنا دیا۔ انیس ودبیر نے مرثیہ نگاری میں بہت نام پیدا کیا۔ اس کے بعد نہ کوئی مرثیہ لکھا ہے نہ لکھ سکے گا۔ مرثیہ نگاری میں انیس ودبیر کا نام ہمیشہ سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔